صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 38

منگل 20 ستمبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 20 ستمبر 2016ء 17 ذوالحج 1437 ہجری 20 تبوک 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 213

عمر کی برق رفتار گاڑی

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

’’ہم سب کے سب عمر کی ایک تیز رفتار گاڑی میں سوار ہیں اور مختلف مقامات کے ٹکٹ ہمارے پاس ہیں کوئی دس برس کی منزل پر اتر جاتا ہے کوئی بیس کوئی تیس اور بہت ہی کم 80 برس کی منزل پر جبکہ یہ حال ہے تو پھر کیا بدنصیب وہ انسان ہے کہ وہ اس وقت کی جو اس کو دیا گیا ہے کچھ قدر نہ کرے اور ضائع کر دے۔‘‘

عزیزم رضا سلیم متعلم جامعہ احمدیہ یوکے کی وفات پر ذکر خیر، والدین، بہن بھائی، اساتذہ اور ہم مکتبوں کے تاثرات

ہر تکلیف، مشکل، افسوس اور صدمہ کی حالت میں اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہئے

عاجزی، خوش خلقی، دین کی غیرت، خلافت سے محبت، مہمان نوازی اور دوسروں کے جذبات کا احترام مرحوم کے خاص وصف تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 ستمبر 2016ء بمقام بیت الفتوح۔لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 ستمبر 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے اس نے جانا ہے کسی چیز کو بھی ہمیشگی نہیں ہے۔لیکن بعض وجودوں کے وفات پانے پر افسوس کرنے والوں کا دائرہ بڑا وسیع ہوتا ہے اور اگر کوئی ایسی پسندیدہ شخصیت نوجوانی میں اور اچانک اس دنیا سے رخصت ہو تو دکھ اور افسوس بڑھ جاتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر تکلیف مشکل اور افسوس اور صدمہ کی حالت میں اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے انّا للّٰہ کی دعا سکھائی ہے۔پچھلے دنوں ایک بہت پیارے عزیز، جامعہ کے طالبعلم، رضا سلیم کی بیس سال کی عمر میں وفات ہوئی۔عزیز کی والدہ نے کہا: وہ میرا بہت ہی پیارا بیٹا تھا لیکن اس کو بلانے والا اس سے بھی پیارا ہے۔یہ ہے مومنانہ شان کا جواب جو ہمیں حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں میں نظر آتا ہے کوئی چیخنا چلّانا نہیں۔ماں یا باپ سے زیادہ کس کو اپنے جوان بچے کے رخصت ہونے کا احساس ہوسکتا ہے۔مرحوم کے والد کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا: وفات کی اطلاع ملی تو تھوڑی دیر کے بعد ہی انّا للّٰہ کہا اور پرسکون ہو گئے پس یہی حقیقی مومنانہ شان ہے۔

فرمایا: میں جرمنی کے سفر پر تھا سفر کے دوران ہی حادثہ کی اور پھر راستہ میں وفات کی اطلاع ملی عزیز بچے کا چہرہ بار بار میرے سامنے آتا رہا دعا کا موقع بھی ملتا رہا۔ بڑا ہی پیارا بچہ تھا۔حضور انور سے آخری ملاقات پر عزیزم بہت خوش تھا کہ آج پندرہ سولہ منٹ کی ملاقات میں میرے سوال کا تفصیلی جواب ملا۔فرمایا ہمیشہ اس کی آنکھوں میں خلافت کے لئے خاص پیار اور چمک ہوتی تھی۔جب جامعہ میں داخل ہوا تو میرا خیال تھا کھیل کود میں دلچسپی ہوگی۔اخلاص بھی عام لوگوں جیسا ہوگا۔لیکن اس بچہ نے میرے اندازہ کو غلط ثابت کر دیا پڑھائی میں بھی ہوشیار نکلا بیشک کھیلنے میں بھی دلچسپی تھی۔اخلاص و وفا میں بھی بہت بڑھا ہوا تھا۔ایک جذبہ تھا کہ خلافت اور دین کی حفاظت کے لئے میں ننگی تلوار بن جاؤں۔جیسا کہ بعض حالات دوستوں نے لکھے ہیں اس نے یہ کر کے بھی دکھایا۔ایک بات ہر ایک نے لکھی کہ عاجزی، خوش خلقی، دین کی غیرت، خلافت سے محبت، مہمان نوازی اور دوسروں کے جذبات کا احترام یہ اس کے خاص وصف تھے۔

حضور انور نے فرمایا: 10 ستمبر 2016ء کو اٹلی میں حادثہ میں وفات پا گئے۔وقف نو میں شامل تھے۔ان کے خاندان میں احمدیت پڑدادا مکرم اللہ دین صاحب کے ذریعہ آئی۔انہوں نے حضرت خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر بیعت کی۔2012ء میں جامعہ میں داخلہ لیا اور خاندان کے پہلے مربی بن رہے تھے۔درجہ ثالثہ پاس کر چکے تھے۔موصی تھے۔والدین کے علاوہ دو بہنیں اور دو بھائی ہیں۔فرمایا: حافظ اعجاز احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے اور انچارج ہائیکنگ لکھتے ہیں: واپسی کے لئے روانہ ہوئے سب اکٹھے جارہے تھے کہ ایک دم ان کا پاؤں پھسلا اور سر کے بل نیچے گرے سر پر ہیلمٹ پہنا تھا۔مگر سر پہ چوٹ آئی گرنے کے دوران بیہوشی کی کیفیت تھی یا سانس رک گیا تھا۔پکڑنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ایمرجنسی سروس کا ہیلی کاپٹر 20 منٹ میں آیا۔انہوں نے وفات کنفرم کی۔

حضور انور نے بعض غلط تبصرہ کرنیوالوں کو فرمایا: ایسے تبصرہ کرنے والوں کو عقل سے کام لینا چاہیے ایسے موقعوں پر فضول تبصروں کی بجائے ہمدردی کا اظہار ہونا چاہیے۔اس میں نہ انتظامیہ کا کوئی قصور تھا نہ کسی اور کا۔تقدیر تھی۔اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی زندگی رکھی تھی۔باقی سب بچے بھی صدمے میں ہیں۔اللہ کرے کہ وہ بھی عام زندگی میں واپس آجائیں۔یادیں بھلائی نہیں جاسکتیں۔دوستوں میں ذکر چلتے بھی رہیں گے لیکن اس سے کسی بھی قسم کی مایوسی پیدا نہیں ہونی چاہیے۔حضور انور نے والدین، بہن بھائیوں، اساتذہ اور ہم مکتبوں کے تاثرات بیان فرمائے: بہن بھائیوں سے بھی پیار کا تعلق تھا۔حضور سے اور خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔چہرہ سرخ ہوجاتا اگر خلافت کے خلاف کوئی بات کرتا۔بہت صابر تھا۔پڑھائی کے دوران لڑکوں کی مدد کیا کرتا تھا۔نماز کا انتہائی پابند تھا۔یو ایس بی میں حضرت مسیح موعود کی آڈیو کتب ہوتی تھیں۔بہت حلیم مزاج تھا کلاس میں خطابات کے بارہ میں عزیزم کو بہت سی باتیں یاد ہوتی تھیں۔ہر ہفتہ نئی کتاب کا مطالعہ کر رہا ہوتا۔تہجد کا پابند رہنے کی کوشش کرتا تھا۔جامعہ کی پڑھائی کے علاوہ دنیاوی علوم، جنرل نالج اور شعروشاعری کا بھی بڑا شوق تھا۔غرض کہ بے شمار واقعات لوگوں نے لکھے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔فرمایا: یہ بچہ جامعہ پاس کرنے سے پہلے ہی بہترین مربی تھا۔خلافت کے لئے بھی بے انتہا غیرت رکھنے والا تھا۔اللہ تعالیٰ دنیا کے جامعات کے تمام طلبا کو یہ توفیق دے کہ وہ بھی اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے مرحوم کے دوستوں کو فرمایا: دوستی کا حق یہ ہے کہ اس کی خوبیاں اپنا کر تمام تر صلاحیتیں دین کی خدمت کیلئے استعمال کریں اور مجھے بھی اور آئندہ آنے والے خلفاء کو بھی ہمیشہ بہترین مددگار اور سلطان نصیر ملتے رہیں۔اللہ تعالیٰ والدین اور بہن بھائیوں کو سکون قلب عطا فرمائے۔نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ ہوگی۔

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

’’چند سال ہوئے مَیں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جارہی ہے۔جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت ...... نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2016ء)

دعا کی خصوصی درخواست

روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ کے پرنٹر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب وڑائچ 30 مارچ 2015ء سے ماہنامہ انصاراللہ کے حوالہ سے ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار ہیں۔اسی طرح شکور بھائی بھی ایک مقدمہ میں سزا بھگت رہے ہیں۔احباب کرام سے تمام اسیران راہ مولا اور مقدمات میں ملوث تمام افراد کی باعزت رہائی کیلئے درخوست دعا ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

26

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

اردن میں احمدیہ مشن کا آغاز۔ 1948ء

اردن (Jordon) عرب دنیا میں ایک مشہور مملکت ہے۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں یہ علاقہ حضرت شرحبیل بن حسنہ کے ہاتھوں فتح ہوا اور صدیوں تک یہ علاقہ شام کی علمداری میں شامل رہا۔ پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ کا اس پر قبضہ ہوا۔ مگر دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ ریاست خود مختار ہوگئی۔

اشاعت احمدیت کی تڑپ

سیدنا حضرت مسیح موعود کے دل میں یہ بڑی تڑپ تھی کہ خدا تعالیٰ نے آپ پر جو خاص تجلیات فرمائی ہیں اور آپ کو جن فضلوں اور فتوحات اور تائیدات کی بشارت دی گئی ہے عرب بھی اس میں حصہ دار ہوں۔

حضرت مسیح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جہاں امریکہ و افریقہ کی طرف توجہ فرمائی وہاں اپنے داعیان کو عرب دنیا میں بھی بھجوانے کا انتظام فرمایا۔

شاہ عبداللہ والی اردن کی بادشاہت کا یہ تیسرا سال تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مکرم مولانا رشید احمد چغتائی صاحب کو اردن جانے کا ارشاد فرمایا۔ آپ مارچ 1948ء کو شرق اردن کے دارالسلطنت عمان پہنچے اور ایک نئے مشن کی بنیاد ڈالی۔

حضرت مصلح موعود کی ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مولانا رشید احمد صاحب چغتائی کو قادیان سے رخصت کرتے وقت حسب ذیل ہدایات سے نوازا۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں ان باتوں سے پرہیز کرو جن سے تعلق نہ ہو۔ قرآن کریم فرماتا ہے لغو باتوں سے پرہیز کرو۔ دعوت الی اللہ کی ہدایات بہت دی جا چکی ہیں ان کو یاد کریں اور ان پر عمل کریں۔ کسی نے کہا ہے ایاز قدر خود بشناس اس مقولہ کو یاد رکھو۔ ہم غریب لوگ ہیں ہم نے اپنے ذرائع سے کام لے کر دنیا فتح کرنی ہے۔ یہ سبق بھولا تو (دعوت الی اللہ) بیکار ہو جائے گی۔ باقی فتح دعاؤں اور نماز اور روزہ سے آئے گی۔ (دعوت الی اللہ) سے زیادہ عبادت اور دعا اور روزہ پر زور دو۔

مکرم مولوی صاحب جب اردن پہنچے تو قضیہ فلسطین کی وجہ سے حالات بہت خراب تھے۔ دوسرے بہت سے لوگوں کی طرح احمدی بھی ہجرت کر کے شام اور لبنان جا چکے تھے اور مولانا تو حیفا سے اردن تشریف لائے تھے۔ آپ محض اجنبی اور غریب الدیار تھے۔ ان حالات کے باوجود حضرت فضل عمر کا یہ بہادر سپاہی حالات سے گھبرایا نہیں بلکہ آپ نے اپنی دعوت الی اللہ کا آغاز اسی ہوٹل سے کر دیا جہاں آپ نے عارضی رہائش رکھی تھی اور انفرادی طور پر لوگوں سے مل کر انہیں پیغام پہنچانا شروع کر دیا۔ بلکہ اردن کے صحافیوں سے خصوصی رابطے کر کے پبلک کو احمدیت کی تعلیم اور خدمات سے روشناس کروانے کے بہترین مواقع حاصل کئے۔ اس طرح نہایت مختصر عرصہ میں اردن پریس میں احمدی داعی الی اللہ اور احمدیت کے تذکرے ہونے لگے۔ مثلاً الاردن عمان 12 نمبر ص 2 جلد 29۔ 2/ اپریل 1948ء اپنی اشاعت میں لکھتا ہے۔

جناب مولوی صاحب جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں جو مذہب حقہ کی اشاعت کرتی ہے۔ آپ ملک کے بہت سے مذہبی راہنماؤں اور اعلیٰ سرکاری افسروں سے مل چکے ہیں اور عنقریب جلالۃ الملک شاہ معظم کی ملاقات سے بھی مشرف ہونے والے ہیں۔

شاہ اردن سے ملاقات

محترم مولانا چغتائی صاحب نے نہ صرف عام پبلک سے رابطہ رکھا بلکہ بڑے بڑے لوگوں سے بھی تعلقات قائم کئے بلکہ شاہ اردن سے بھی ملاقات ہوئی۔ جس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ مولانا چغتائی صاحب اردن آنے سے پہلے قیام فلسطین کے دوران اکتوبر 1947ء میں شاہ اردن سے مصافحہ کا موقع حاصل کر چکے تھے۔ آپ نے اس کی اطلاع حضرت مصلح موعود کو بھجوائی تو حضور نے فرمایا۔

اگر ملک عبداللہ سے ملیں تو انہیں میرا اسلام کہیں اور کہیں کہ میں ان کے والد مرحوم سے 1912ء میں مکہ مکرمہ میں حج کے موقع پر مل چکا ہوں۔ لمبی گفتگو ایک گھنٹہ تک ہوئی تھی۔......

محترم مولانا چغتائی صاحب نے حضور کا یہ پیغام پہنچانے کے لئے 11 مئی 1948ء کو شاہ اردن سے ان کے شاہی محل میں ملاقات کی اور انہیں حضور کا پیغام پیش کیا۔ شاہ اردن حضور کے پیغام سے بہت متاثر ہوئے۔ مولانا صاحب نے دوران ملاقات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی شبیہ مبارک بھی ان کے سامنے رکھی۔ فوٹو دیکھتے ہی شاہ اردن کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے۔ ما احلیٰ هذه الصورة کتنی ہی پیاری یہ تصویر ہے۔

اردن کے سب سے پہلے احمدی

سلطنت اردن کے قدیم اور تاریخی شہر الکرک کو یہ شرف حاصل ہے کہ اردن میں سب سے پہلے وہاں احمدیت کا بیج بویا گیا اور مشہور قبیلہ المعایطہ کے سردار کے بڑے لڑکے السید عبداللہ الحاج محمد المعایطہ اردن کے بعض افراد خاندان داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

محترم مولانا جولائی 1949ء تک فریضہ حق ادا کرتے رہے اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر شام و لبنان دین حق کی منادی کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔

(الفضل 12 مارچ 1948ء)

اردن اور اس کا ماحول

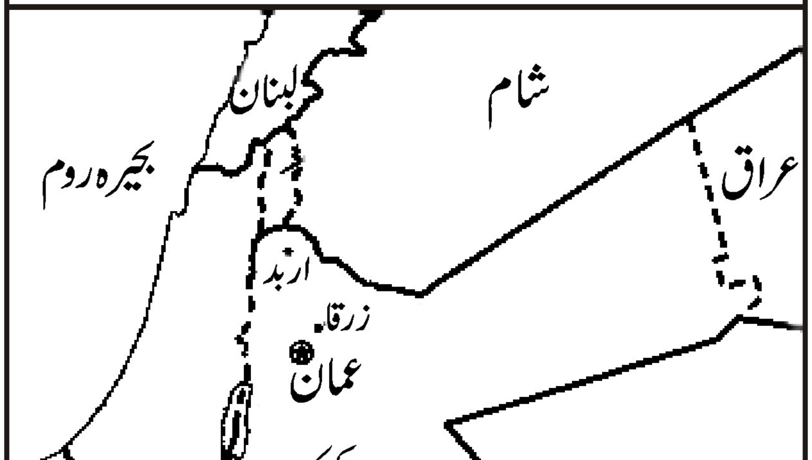

نظام خلافت کا احترام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

جس طرح آپ کے دلوں میں نظام خلافت کا احترام ہے اسی طرح بیرون پاکستان کے احمدیوں کے دل میں بھی خلافت سے بہت پیار ہے۔ وہ تو بیچارے میرے جانے پر مختلف کاموں کی وجہ سے تھکے ہوئے ہوتے ہیں مگر کام کئے جاتے ہیں۔ دراصل خلافت ایک انسٹی ٹیوشن ہے۔ ایک فرد نہیں ہے یہ وہ چیز ہے جس کے متعلق میں نے ڈنمارک کے پادریوں سے کہا تھا کہ تمہارا سوال غلط ہے۔ انہوں نے پوچھا تھا آپ کا مقام جماعت احمدیہ میں کیا ہے؟ میں نے جواب دیا تھا میں اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اس واسطے میرا مقام جماعت احمدیہ میں کیا ہے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

(خطبہ جمعہ 13 جولائی 1973ء)

محترم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی کا تعارف

آپ 27 جولائی 1919ء کو شاہ پور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مکرم بابا نور احمد صاحب چغتائی تھا۔ جنہوں نے 1921ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ مدرسہ احمدیہ سے تعلیم حاصل کی اور مولوی فاضل اور مربیان کا کورس پاس کیا۔ 10/ اپریل 1944ء کو آپ کا وقف منظور ہوا۔ دو سال دارالواقفین میں رہے۔ اور اکتوبر 1946ء میں آپ کا تقرر بلاد عربیہ کیلئے ہوا اور آپ کو قادیان سٹیشن پر رخصت کرنے کیلئے حضرت مصلح موعود خود تشریف لے گئے۔ آپ فلسطین اردن، شام اور لبنان میں چھ سال تک خدمات بجالاتے رہے۔ پاکستان واپس آ کر آپ نے مرکز اور دوسرے شہروں میں اصلاح وارشاد کے تحت بطور مربی کام کیا۔ آپ دس سال تک قاضی سلسلہ بھی رہے۔ چند ماہ الفضل میں بھی کام کیا۔ دو سال تک جامعہ نصرت ربوہ میں عربی اور دینیات پڑھانے کا موقع ملا۔ اخبارات ورسائل میں لکھنے کا ذوق رکھتے تھے۔ بلاد عربیہ میں نمائندہ الفضل بھی رہے اور وہاں پر سرکاری تقریبات میں شامل ہوتے رہے۔ بلاد عربیہ میں آپ کی خدمات کا تذکرہ تاریخ احمدیت میں تفصیل سے موجود ہے۔ آپ نے 30 جنوری 2003ء کو وفات پائی۔

(الفضل یکم فروری 2003ء)

آج جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو ان توقعات پر پورا اترنے والا بنائے جو حضرت مسیح موعود نے شاملین جلسہ سے رکھی ہیں اور ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے۔ اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے

جلسہ کے پروگراموں کو جلسہ کے اوقات میں جلسہ کی مارکی میں خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے

ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں۔ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی، دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں

اگر جلسہ ہماری علمی اور روحانی ترقی پر مثبت طور پر اثر انداز نہیں ہورہا اور بشری کمزوری کے تقاضے کے تحت ہم میں سے کچھ بعض تقریروں اور مقررین سے صحیح استفادہ نہیں کرتے تو یہ قابل فکر بات ہے۔ پس ہر شخص اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے ان تین دنوں میں دنیا کے معاملات کو بھول کر اپنے دینی اور روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے

احمدی بیشک ایک لحاظ سے مہمان ہیں لیکن ان کا مقصد مہمان بن کر رہنا نہیں ہونا چاہئے وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کی برکات سے حصہ لیں

پس مہمان ان دنوں میں جیسی بھی سہولت ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور ان کارکنوں کا شکریہ ادا کریں جو رات دن ایک کر کے ہر شعبہ میں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جلسے کے تین دن اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے کس طرح سامان کرنے ہیں

اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ اس کی خیر مانگتے ہوئے گزاریں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں

دعاؤں کی قبولیت کے لئے عبادت کا حق ادا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ پس ان دنوں میں اس لحاظ سے بھی اپنی زندگیوں کو ڈھالیں پھر جو عادت پڑے یہ ہر ایک کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے

نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کر لیا کریں یا کم از کم گھنٹی کی آواز بند کر لیا کریں

کسی بھی انتظام کی بہتری کے لئے جلسہ پر آنے والوں کا تعاون ضروری ہے۔ یہ تمام انتظامات شامل ہونے والوں کی سہولت اور حفاظت کے لئے ہی کئے جاتے ہیں

جماعت احمدیہ کی خوبصورتی یہی ہے کہ ہر احمدی انتظام کا حصہ ہے، چاہے وہ کارکن ہے یا غیر کارکن جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے۔ پس خاص طور پر پارکنگ، سکیننگ، کھانے کی جگہیں اور جلسہ گاہ ان میں ہر وقت ہر ایک کو ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ جہاں بھی کوئی غیر معمولی چیز دیکھیں یا کسی کی غیر معمولی حرکت دیکھیں فوری طور پر انتظامیہ کو بھی ہوشیار کریں اور خود بھی ہوشیار ہو جائیں۔ لیکن ہر حالت میں panic بالکل نہیں ہونا چاہئے

عورتیں یاد رکھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی زیور وغیرہ ہے تو اسے پہن کر رکھیں۔ اوّل تو جلسہ پہ زیور وغیرہ قسم کی چیزیں لانی ہی نہیں چاہئیں۔ دینی ماحول میں دن گزارنے کے لئے آتی ہیں کوئی دنیاوی فنکشن کے لئے تو نہیں آتیں۔ اپنے زیور اور کپڑوں کی طرف توجہ دینے کی بجائے جلسہ کے ان دنوں میں اپنی روحانی ترقی کا خیال رکھیں

پھر دوبارہ میں کہوں گا کہ خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں اور نمازوں اور نوافل کے علاوہ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور دوسری دعائیں کرنے میں وقت گزاریں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہم سب کی دعائیں قبول فرمائے اور ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12۔ اگست 2016ء بمطابق 12 ظہور 1395 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی آلٹن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ (۔) باقاعدہ رسمی افتتاح شام کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو ان توقعات پر پورا اترنے والا بنائے جو حضرت مسیح موعود نے شاملین جلسہ سے رکھی ہیں اور تمام شامل ہونے والوں کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ یہ تو ہر احمدی جانتا ہے اور اسے علم ہونا چاہئے اور اس بات کا خاص طور پر حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے کہ جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے۔ اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے۔ بلکہ آپ نے ان لوگوں سے بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے جو اس سوچ کے ساتھ جلسہ میں شامل نہیں ہوتے۔

جلسے کے پروگرام اس سوچ کے ساتھ بنائے جاتے ہیں اور مقررین کی تقریریں اور ان کے عناوین پر اس سوچ کے ساتھ پہلے ایک کمیٹی غور کرتی ہے جس سے دینی، علمی اور روحانی ترقی میں مدد مل سکے۔ یہ ایک لمبی فہرست ہوتی ہے اور پھر ان عناوین میں سے خلیفہ وقت کے پاس وہ منظوری کے لئے آتے ہیں اور پھر ان میں سے کچھ مضامین، کچھ عناوین تجویز کئے جاتے ہیں جو یہاں مقررین پیش کرتے ہیں تا کہ شامل ہونے والوں کی دینی، علمی اور روحانی ترقی کے لئے بہتر سے بہتر مواد مہیا کیا جا سکے۔

پس جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو جلسہ کے اوقات میں جلسہ کی مارکی میں (یہ جلسہ گاہ جو ہے، اس میں) خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔ بعض دفعہ مَردوں کی طرف سے اور عموماً

عورتوں کی طرف سے یہ شکایت آتی ہے کہ بجائے خاموشی سے جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنیں بعض لوگ جلسہ کی مارکی کے باہر ٹولیوں میں بیٹھ کر خوش گپیوں میں وقت گزار رہے ہوتے ہیں اور بچوں کو کھیل کود کا سامان دے کر جلسہ کی مارکی کے ساتھ ہی انہیں کھیلنے کا موقع دیا جا رہا ہوتا ہے۔ اس سے تو بچوں کو بھی احساس نہیں ہوگا کہ دینی مجلس کا تقدس کیا ہے؟ اگر بچے اتنے چھوٹے ہیں کہ کھیل کود کی عمر ہے اور ان کو بہلانے کے لئے ضروری ہے کچھ دیا جائے تو پھر بچوں کی مارکی میں بچوں کو لے جائیں وہاں بچے کھیلتے رہیں وہاں سامان مہیا ہے۔ لیکن جو مَین مارکیاں ہیں عورتوں کی بھی اور مردوں کی بھی اس کے ساتھ بچوں کا کھیل کود میں مصروف ہونا اور ماں باپ کا ان کے قریب ہی بیٹھ کر ٹولیاں بنا کر باتیں کرنا کسی بھی لحاظ سے مناسب نہیں ہے اور جب کارکنان اس بات سے منع کرتے ہیں تو بعض برا بھی مناتے ہیں کہ کیوں ہمیں روکا گیا۔ حالانکہ یہ غلطی مہمانوں کی ہوتی ہے کام کرنے والوں کی نہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک کمیٹی تقاریر کے عناوین کے لئے غور کرتی ہے اور پھر مختلف عناوین تجویز کر کے مجھے بھیجتی ہے جن میں سے مَیں حالات کے مطابق سات آٹھ عناوین تجویز کرتا ہوں اور تجویز کے بعد یہ منتخب کئے گئے عناوین مقررین کو بھجوائے جاتے ہیں۔ وہ کئی کئی دن بلکہ بعض تو مہینے سے زیادہ وقت اپنی تقریر کی تیاری میں لگاتے ہیں اور مختصر وقت میں بڑی محنت سے ان عنوانوں پر جامع مضمون پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی، دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا کہ سب کو متوجہ ہو کر تقریروں کو سننا چاہئے۔ فرمایا کہ ''پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا''۔ فرمایا ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے ''کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا''۔

پس ایک حصہ خاص طور پر جب بعض دفعہ عمومی شکایتیں آتی ہیں تو وہ جو مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی مارکی کے آخری حصہ میں بیٹھے ہوتے ہیں انہیں اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ اگر وہ شکایتیں صحیح ہیں تو اس دفعہ ان کو کارکنوں کو، ڈیوٹی والوں کو شکایت کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ ان کو چاہئے کہ وہ جلسہ کی کارروائی کو نہایت سنجیدگی سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ اس سے ہم نے صرف ذہنی حظ نہیں اٹھانا یا کسی علمی نکتے کو سن کر وقتی علمی حظ نہیں اٹھانا بلکہ اس لئے سننا ہے کہ ہمیں مستقلاً علمی اور روحانی فائدہ ہو۔

پھر بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے پسندیدہ مقرر چنے ہوتے ہیں اور صرف انہی کی تقاریر کے لئے جلسہ گاہ میں آتے ہیں۔ ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل وقال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض وغایت آکر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔'' فرمایا: ''مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ مَیں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ (تعالیٰ) کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔''

''...... (-) میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کے بجائے تنزل ہی کی طرف جاتی ہے۔'' فرمایا: ''بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے''۔

پس آپ نے ان لوگوں کا یہ نقشہ کھینچا ہے جو دنیا دار ہیں۔ جن کے لیکچر، جن کی تقریریں چاہے وہ دین کے نام پر ہوں دنیا کی نام ونمود کی خاطر ہوتی ہیں۔ بلکہ آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ یہ تقریریں کرنے والے اکثر بجائے یہ شوق رکھنے کے کہ ہماری تقریر لوگوں کے دلوں پر اثر کر کے ان کی علمی و روحانی بہتری کا باعث بنے، اپنی تقریر کے دوران صرف اس سوچ میں ہوتے ہیں کہ ان کی واہ واہ ہو۔ گویا کہ تقریر کے دوران ایسے مقررین نے اپنے معبود اُن سامعین کو بنایا ہوتا ہے جو اُن کی باتیں سن رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے فرمایا شامل ہونے والے بھی اخلاص لے کر جلسوں میں شامل نہیں ہوتے، باتیں نہیں سنتے۔

اگر اخلاص کے ساتھ آئیں تو بالکل ایک اور اثر ہو رہا ہو، مثبت اثر ہو رہا ہو۔ لیکن بہرحال ہمارے جلسوں کے نہ تو مقررین کا یہ مقصد ہے اور نہ عموماً سامعین کا یہ مقصد ہے اور نہ ہی یہ ہونا چاہئے کہ بجائے ان باتوں کو سمجھ کر اپنی اصلاح اور بہتری کا ذریعہ بنائیں، عارضی طور پر حظ اٹھایا جائے۔ اگر ہمارے اندر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں تو انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا۔ اس احسان کا حق ہم اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر ہی ہم حقیقی رنگ میں شکر ادا کر سکتے ہیں جب ہم خالصۃً لِلّٰہ ہر کام کرنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام کرنے والے ہوں۔ پس جب حضرت مسیح موعود ہمیں بظاہر چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو اس لئے کہ چند ایک کی کمزوری کی حالت اکثریت کی سوچ نہ بن جائے۔ چند ایک کو دیکھ کر نئی آنے والی نسلیں یہ نہ سمجھ لیں کہ جلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنا اور توجہ نہ دینا جائز ہے۔ اور اگر مَیں اس حوالے سے بات کرتا ہوں تو اس لئے کہ یاد دہانی ہوتی رہے اور اگر کوئی کمزوری ہے تو ساتھ کے ساتھ دُور ہوتی چلی جائے تا کہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے نئے آنے والے اور ہمارے بچے اور ہمارے نوجوان اس بات کو سامنے رکھیں کہ جلسے کی کیا اہمیت ہے۔ اگر جلسہ ہماری علمی اور روحانی ترقی پر مثبت طور پر اثر انداز نہیں ہو رہا اور بشری کمزوری کے تقاضے کے تحت ہم میں سے کچھ بعض تقریروں اور مقررین سے صحیح استفادہ نہیں کرتے تو یہ قابل فکر بات ہے۔ اللہ تعالیٰ مقررین کی زبان میں بھی برکت ڈالے کہ وہ اپنے ذمہ لگائے گئے مضمون کو سننے والوں کے ذہنوں میں اس طرح ڈال سکیں کہ وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول کی باتیں ہیں، جو عشق و وفا کی باتیں ہیں، جو تعلق باللہ کی باتیں ہیں، جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہیں، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود سے تعلق اور اطاعت کی باتیں ہیں، لوگوں کے ذہنوں میں داخل ہو جائیں اور مثبت اثر ڈالنے والی ہوں۔

پس ہر وہ شخص جو جلسے میں آیا ہے اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے ان تین دنوں میں دنیا کے معاملات کو بھول جانا ہے اور بھول کر اپنے دینی اور روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مہمانوں کو، جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ مہمانوں کی خدمات کے لئے مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی جو کارکنان مقرر کئے گئے ہیں حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کے لئے بطور کارکن جنہوں نے جلسے کے دنوں میں اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ ان میں کالجوں سکولوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء بھی ہیں اور ایسی تعداد بھی ہے، بہت بڑی تعداد ایسوں کی بھی ہے جو اپنے کاروبار کرتے ہیں یا نوکریاں کرتے ہیں۔ بعض بڑے معزز عہدوں پر بھی ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کا جو جذبہ ہے اس نے ایک سکول کے طالبعلم کو، ایک مزدور کو، ایک کاروبار کرنے والے اور ایک معزز اور دنیاوی لحاظ سے اچھی پوزیشن پر کام کرنے

والے کوایک ہی سطح پر کھڑا کر دیا۔ اس لئے وہ مہمان جو بعض دفعہ کارکنوں کے ساتھ غلط رویہ دکھا جاتے ہیں انہیں اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنا چاہئے اور کارکنوں کی عزت نفس کا خیال رکھنا چاہئے۔ بیشک کارکنوں کو یہی تلقین کی جاتی ہے کہ انہوں نے ہر صورت میں صبر اور حوصلے سے کام لینا ہے لیکن بشری تقاضے کے تحت بعض حالات میں بعض کارکن سخت جواب بھی دے دیتے ہیں۔ پس مہمانوں کا بھی کام ہے کہ کارکنوں کی عزت اور احترام کریں اور کوئی ایسا رویہ نہ دکھائیں جس سے بدمزگی پیدا ہونے کا امکان ہو اور پھر جو بچے اور نوجوان ایک جذبے کے تحت کام کرنے آتے ہیں اور بعض دفعہ مہمانوں کے غلط رویے کی وجہ سے ان میں بددلی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ غیر از جماعت مہمان اگر کسی تکلیف کی وجہ سے کوئی اظہار کریں جو عموماً وہ نہیں کرتے تو ان کا اظہار تو بہر حال قابل قبول ہے اور ہمیں یہ پوری کوشش بھی کرنی چاہئے کہ ان کی اگر کوئی تکلیف ہے تو ان کو آرام اور سہولت مہیا کی جائے۔ لیکن احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے آتے ہیں بیشک وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں لیکن ان کا مقصد مہمان بن کر رہنا نہیں ہونا چاہئے۔ وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کی برکات سے حصہ لیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ اس سوچ کے ساتھ آنا بھی چاہئے۔ اس لئے ان کی رہائش یا کھانے وغیرہ کے وقت اور اکثریت تو یہاں رہائش بھی نہیں رکھتی، ان کے آنے جانے میں، پارکنگ میں اگر بعض وجوہات کی وجہ سے دقت بھی ہو تو کھلے دل سے اور حوصلے سے یہ تکلیف برداشت کرنی چاہئے۔ پچھلے جمعہ میں بھی میں نے ذکر کیا تھا کہ چند دنوں کے لئے ایک پورا شہر بسایا جاتا ہے اور پھر چند دنوں میں ختم بھی کرنا ہے اور کارکن یہ سارے کام کر رہے ہوتے ہیں تو بہر حال جہاں یہ عارضی سہولتیں مہیا کی جارہی ہوں تو وہاں کچھ نہ کچھ تکلیفیں تو ہوتی ہیں۔ جتنا چاہے بہترین انتظام کرنے کی کوشش کریں پھر بھی بعض انتظامات نہیں ہو سکتے جو مستقل جگہوں پر ہو سکتے ہیں۔

مجھے بتایا گیا کہ پچھلے سال شامل ہونے والی ایک خاتون نے کہا کہ مارکیوں میں ایئر کنڈیشنگ کا انتظام ہونا چاہئے۔ موسم گرم ہوتا ہے۔ ہمیں علم ہے اور انتظامیہ کو بھی علم ہے لیکن ایئر کنڈیشنگ کا انتظام کرنا بہت مشکل ہے۔ اگر ایسی صورت ہو تو دروازے کھول دینے چاہئیں تاکہ ہوا آتی رہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک معمولی چیز ہے یا اگر پنکھوں کا بھی انتظام ہے تو یہ معمولی چیز ہے۔ بعض تکنیکی روکیں اور مسائل بھی سامنے آجاتے ہیں جس کی وجہ سے انتظام نہیں ہو سکتے۔ پنکھوں کا انتظام بھی بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے اور پھر اخراجات کو بھی مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ ربوہ میں جو جلسے ہوتے تھے یا قادیان میں ابھی بھی ہوتے ہیں تو سردیوں میں کھلے میں بیٹھ کر اور بعض دفعہ بارش میں بھی لوگ جلسہ سنتے ہیں اور سردی بھی برداشت کرتے ہیں۔ پس اگر شامل ہونے والوں کو ایسی چھوٹی موٹی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں، گرمی برداشت کرنی پڑے تو برداشت کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر ایسے ہی لوگوں کے بارے میں جو مختلف چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں فرمایا کہ:

’’دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلف کے کھانے ملیں گے تو وہ گویا ان اشیاء کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے۔ لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے۔‘‘

پس مہمان ان دنوں میں جیسی بھی سہولت ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور ان کارکنوں کا شکر ادا کریں جو رات دن ایک کر کے ہر شعبہ میں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جلسے کے تین دن مہمانوں کو اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے کس طرح سامان کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ اس کی خیر مانگتے ہوئے گزاریں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی جگہ رہائش اختیار کرتے ہوئے یا عارضی پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ ’’مَیں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں‘‘ تو فرمایا کہ ایسے شخص کو اس رہائش کو چھوڑنے یا وہاں سے چلے جانے تک (اگر عارضی رہائش بھی ہے تو چلے جانے تک) کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(مسلم کتاب الذکر و الدعاء ...... باب التعوذ من سوء القضاء ...... حدیث 2708)

پس ان دِنوں میں خاص طور پر یہ دعا مانگیں کہ دنیا کے جو حالات ہیں اور کوئی پتا نہیں کس وقت کوئی شریر کیا شرارت کرنے والا ہے، کس قسم کے نقصان پہنچانے کی بعض ظالم منصوبہ بندی کرتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ دے۔ پھر بیماری وغیرہ کی تکلیفیں ہیں۔ بچوں کے ساتھ لوگ آئے ہوئے ہیں اور بڑے جذبے سے اکثریت لوگوں کی آتی ہے تو یہ دن بچوں کے لئے بھی موسم کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے تکلیف کا باعث ہو جاتے ہیں اور آنے والے لوگ جو بچوں والے ہیں، وہ پرواہ بھی نہیں کرتے۔ بچے نازک ہوتے ہیں۔ کوئی بھی تکلیف ان کو پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے یہ ساری دعائیں جب کی جائیں تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تکلیفوں اور شرارتوں سے بچاتا ہے۔ پس ہر قسم کی تکلیف سے بچنے کے لئے ہمیں دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔

اور یہ بھی ہر ایک جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے عبادت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ پس ان دنوں میں اس لحاظ سے بھی اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور صرف ان دنوں میں نہیں بلکہ پھر یہ جو عادت پڑے یہ ہر ایک کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔

میں نے بچوں کے ساتھ آنے والوں کی بات کی۔ مجھے پتا چلا ہے کہ رات کو بعض لوگ آئے اور انتظامیہ کے پاس بستروں یا میٹرسوں (mattresses) کی کمی ہو گئی تھی اور بعض چھوٹے بچوں والوں کو اس وجہ سے تکلیف بھی ہوئی۔ بچوں کو تو بعضوں نے اپنے ساتھ لائے ہوئے کمبلوں میں لپیٹ کر سلا دیا۔ لوگ جوش اور جذبے کے تحت اپنے چھوٹے بچوں کو بھی لے آتے ہیں۔ نو دس ماہ کے بچے یا سال دو سال کے بچے ہیں وہ بھی ساتھ آئے ہوئے ہیں اور انہوں نے یہیں ٹینٹوں میں یا مارکی میں رہائش رکھی ہے اور اگر انہیں کہا جائے کہ یہاں صحیح انتظام نہیں ہے، ٹھنڈ بہت زیادہ ہے اور کہیں اَور چلے جائیں تو یہی کہتے ہیں کہ نہیں، ہم برداشت کر لیں گے۔ اور ہمارے بچے بھی برداشت کر لیں گے۔ ہم نے یہیں راتیں گزارنی ہیں تاکہ جلسہ کے ماحول سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ تو اگر ایسے لوگ ہیں جو آرام اور سہولت کے لئے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی اکثریت ایسی بھی ہے جو کہتی ہے کہ ہم جلسہ سننے آئے ہیں۔ کوئی بات نہیں اگر تھوڑی بہت تکلیف بھی برداشت کرنی پڑی تو کر لیں گے۔ بڑے سخت جان ہیں اور بچوں کو بھی سخت جان بنانا چاہتے ہیں۔ بہر حال ایسے مہمان ہیں جو رحمتیں لے کر آنے والے ہیں اور ایسے مہمانوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میزبانوں کے کام بھی آسان کر دیتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعضوں کو رات کو تکلیف ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ گزشتہ رات جو تکلیف ہوئی اور میٹرسوں اور بستروں کی کمی ہوئی یا مہمانوں کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچی، آج رات انتظامیہ اس کو دُور کر لے گی اور مہمانوں کو کل جو تکلیف پہنچی تھی امید ہے انشاء اللہ آج نہیں ہو گی۔

جلسے میں شامل ہونے والے اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں وقت پر آ کر بیٹھ جایا کریں تاکہ بعد میں آنے کی وجہ سے شور نہ ہو۔ اگر کھانے کی وجہ سے دیر ہو رہی ہے تو کھانا کھلانے کی انتظامیہ، جلسہ گاہ کی انتظامیہ یا جس کے سپرد نماز کے اوقات کا انتظام ہے انہیں اطلاع کر دیں کہ ابھی مہمان کھانا کھا رہے ہیں، نماز میں دس پندرہ منٹ انتظار کر لیا جائے اور وہ مجھے اطلاع کر دیں تو اس کا انتظار کر لیا جائے گا۔ مجھے بھی باوجود کوشش کے مصروفیت کی وجہ سے چند منٹ دیر ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ زیادہ دیر بھی ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر جب باہر کے مہمان، غیر از جماعت مہمان آئے ہوں، ان کی ملاقاتیں ہو رہی ہوں تو دیر ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود مَیں نے دیکھا ہے کہ میرے آنے کے بعد اور نماز شروع ہونے کے بعد بھی کافی تعداد میں لوگ اندر آتے ہیں اس لئے اس طرف مہمانوں کو بھی اور تربیت کے شعبہ کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ ان کے بعد میں آنے اور لکڑی کے فرشوں پر چلنے کی وجہ سے شور ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ جس حد تک اس شور کو دور کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے، کی جا رہی ہے لیکن پھر بھی آوازیں آتی ہیں۔ اگر پہلے بھی آ گئے ہیں تو

دعائیں اور ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ اس کا بھی ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا ثواب دیتا ہے۔ (بیت الذکر) میں انتظار میں بیٹھے رہنے کا بھی ایک ثواب ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ حدیث 651)

پس اس ثواب کو بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے اور یہی ان تین دنوں کا صحیح استعمال بھی ہے۔ بجائے اس کے کہ باہر کھڑے اِدھر اُدھر کی باتوں میں مصروف ہوں اور جب میں آ جاؤں اور نماز شروع ہو جائے تو پھر اس کے بعد اندر آنا شروع ہوں تو جیسا کہ میں نے کہا اس وقت پھر لکڑی کے فرش کی وجہ سے جو نمازی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں ان کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے۔

اسی طرح نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کر لیا کریں یا کم از کم گھنٹی کی آواز بند کر لیا کریں۔ اگر کسی کو یہ خیال ہے کہ میرے ہنگامی فون ہیں یا ہنگامی فون آ سکتے ہیں تو گھنٹی کی آواز تو کم از کم بند کر لیں۔ اس سال کیونکہ انتظامیہ نے یہاں موبائل کے انتظام کو بہتر کیا ہے اور اس شعبہ کا دعویٰ ہے کہ یہاں بھی اس طرح فون کے سگنل آئیں گے جس طرح شہر میں آتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ ان کی یہ بات سن کر بہت سے لوگوں نے ان کے سِم (SIM) ڈلوائے ہوں۔ اس لئے یہ نہ ہو کہ جو سہولت یہاں خاص موقع کے لئے مہیا کی گئی ہے وہ ہر فون کی گھنٹی بجنے کی وجہ سے جلسہ کے دوران بھی اور نمازوں کے دوران بھی لوگوں کو ڈسٹرب کر رہی ہو، ایک اور مسئلہ کھڑا ہو جائے۔

اسی طرح شامل ہونے والوں کو جو اپنی کاروں پر آ رہے ہیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے مکمل تعاون کریں تا کہ انتظامیہ کو کسی قسم کی دقّت نہ ہو۔ اس دفعہ انتظامیہ نے کوشش کی ہے کہ پارکنگ کے لئے جو انتظام ہے اس کو بہتر سے بہتر کیا جائے لیکن انتظام اسی وقت بہتر ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے جب لوگوں کا تعاون ہو۔ پس کسی بھی انتظام کی بہتری کے لئے جلسہ پر آنے والوں کا تعاون ضروری ہے۔ سکیننگ کے شعبہ میں مکمل تعاون کریں۔ یہ تمام انتظامات شامل ہونے والوں کی سہولت اور حفاظت کے لئے بھی کئے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی یہی ہے کہ ہر احمدی انتظام کا حصہ ہے، چاہے وہ کارکن ہے یا غیر کارکن جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے۔ پس خاص طور پر پارکنگ، سکیننگ، کھانے کی جگہیں اور جلسہ گاہ میں ہر وقت ہر ایک کو ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاں بھی کوئی غیر معمولی چیز دیکھیں یا کسی کی غیر معمولی حرکت دیکھیں فوری طور پر انتظامیہ کو بھی ہوشیار کریں اور خود بھی ہوشیار ہو جائیں۔ لیکن ہر حالت میں panic بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

جو لوگ اپنے پرائیویٹ خیموں میں ہیں یا اجتماعی رہائش کی مارکی میں ہیں وہ بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنی رقم اور قیمتی چیزیں اپنے ساتھ رکھیں۔ خاص طور پر عورتیں یاد رکھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی زیور وغیرہ ہے تو اسے پہن کر رکھیں۔ اوّل تو جلسہ پہ زیور وغیرہ قسم کی چیزیں لانی ہی نہیں چاہئیں۔ دینی ماحول میں دن گزارنے کے لئے آتی ہیں، کوئی دنیاوی فنکشن کے لئے تو نہیں آتیں۔ اس لئے ایک تو آنے والی جو زیور لے کے آ گئیں ان کو احتیاط کرنی چاہئے۔ لیکن جو روزانہ آنے والی ہیں وہ بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنے زیور اور کپڑوں کی طرف توجہ دینے کی بجائے جلسہ کے ان دنوں میں اپنی روحانی ترقی کا خیال رکھیں۔

جلسہ کے دنوں میں بعض شعبوں نے اپنی نمائشیں بھی لگائی ہوئی ہیں جس میں شعبہ تاریخ اور آرکائیو (archive) نے بھی نمائش کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ریویو آف ریلیجنز نے بھی قرآن کریم کے نسخوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفن کے حوالے سے نمائش کا اہتمام کیا ہے جس طرح گزشتہ سال کیا تھا۔ اس سال شاید اس سے بہتر ہو۔ یہ دونوں اپنے دائرے میں بڑی معلوماتی نمائشیں ہیں۔ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے وقت مقرر ہیں، اس سے بھی استفادہ کرنے کی کوشش کریں اور پھر دوبارہ میں کہوں گا کہ خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں اور نمازوں اور نوافل کے علاوہ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور دوسری دعائیں کرنے میں وقت گزاریں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہم سب کی دعائیں قبول فرمائے اور ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

فیضان خلافت

تخلیقِ جہاں پر ہے احسان خلافت کا
مضمون زماں پر ہے عنوان خلافت کا

حق تھامتا ہے ان کو تنگی میں، فراخی میں
جو تھامتے ہیں اُٹھ کر دامان خلافت کا

ہو زلزلہ کہ طوفاں، آندھی ہو، کہ صَرصَر ہو
اللہ نگہباں ہے ہر آن خلافت کا

’’مسرور‘‘ زمانے کا دل بن کے دھڑکتا ہے
یوں جاری و ساری ہے فیضان خلافت کا

حبل اللہ بھلا کیا ہے سب مل کے جسے پکڑیں
اس آیہ کے معنی ہیں دامان خلافت کا

اس منصب عالی کو کیا خوف زمانے میں!
جب حافظ و ناصر ہے رحمان خلافت کا

حزب اللہ نے تھاما ہے لا ریب یداللہ کو
حق والے پکڑتے ہیں دامان خلافت کا

ہلکی سی جھلک اس کی دیتی ہے بھگا اس کو
گرچہ ہے بڑا دُشمن شیطان خلافت کا

ہاں اس کا گھنا سایہ آغوش ہے مادر کی
ہر فرد بشر پہ ہے احسان خلافت کا

سر پیٹ کے کہتے ہیں دانائے زمانہ اب
ملّت کا تنزل ہے فقدان خلافت کا

ہاں عکس خداوندی رکھتا ہے یہی منصب
عرفان خدا کا ہے عرفان خلافت کا

تھا صبحِ ازل پھوٹا، عرفاں کا جو چشمہ
تا شام اَبد جاری فیضان خلافت کا

رفعت میں مقام اس کا ہے عرش کو جا چھوتا
پھیلاؤ میں ہر سُو ہے میدان خلافت کا

سیراب جہاں ہوں گے اس آبِ مُصفّا سے
ہے جُوئے رواں گویا فیضان خلافت کا

ہر آن مرے دل میں ارمان تڑپتے ہیں
اے کاش! میسر ہو رِضوان خلافت کا

عبدالسلام

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر124119 میں Munah

زوجہ Slamet Raharjo قوم.... پیشہ خانہ داری عمر43 سال بیعت 1996ء ساکن Kebumen ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9 اکتوبر 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1)حق مہر ادئیگی 10 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Munah گواہ شد نمبر1۔ Dedeng Yasso گواہ شد نمبر2۔ Mul Yana S/o Ading Tunggal Moro S/o Jasmadi Widodo

مسل نمبر124120 میں Sri Rahayu Utami

بنت Oyon قوم.... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sukamaju ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sri Rahayu Utami گواہ شد نمبر1۔ Oyon S/o Sasmi گواہ شد نمبر2۔ Taofik Ahmad Hida Yat S/o Oyon

مسل نمبر124121 میں Farha Tussaniah

بنت Usman Anas قوم...... پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mataram ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 اپریل 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Farha Tussaniah گواہ شد نمبر1۔ Usman Andulr Rahman گواہ شد نمبر2 Basyir Aziz S/o Abdul Aziz Isa

مسل نمبر124122 میں Sholeh Amin

ولد MohAmin قوم.... پیشہ کاروبار عمر 47 سال بیعت 1994ء ساکن Kebayoran ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22 دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 15 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Sholeh Amin گواہ شد نمبر1۔ Maman Karnal S/o Ahmad Satibi گواہ شد نمبر2۔ Muhamud Ahmad S/o Soemapradja

مسل نمبر124123 میں Jasiman

ولد Supandi قوم.... پیشہ کاروبار عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Konda Wolasi/ ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 100Sqm۔اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Jasiman گواہ شد نمبر1۔ Muhammad Ghulam Rasul S/o Rabottingi گواہ شد نمبر2۔ Mohammad Daud Landy S/o Laday

مسل نمبر124124 میں Tauhid Tjakra A

ولد H. Eman Tjakra Adis قوم .... پیشہ ملازمتیں عمر 52 سال بیعت 1978ء ساکن Jakarta Pusat ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین 200Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 کروڑ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ Tauhid Tjakra A گواہ شد نمبر1۔ Aditya Sukarno Ahmad S/o Sukarno Mudikojo گواہ شد نمبر2 Raswandika Sutman S/o Akti Bakti ۔ Sutman

مسل نمبر124125 میں Suyanti

زوجہ Sunardi قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت 1982ء ساکن Kebayoran ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3 جنوری 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین 84Sqm (2) حق مہر بذریعہ زیور 5 گرام انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 7 لاکھ 32 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت پنشین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Suyanti گواہ شد نمبر1۔ Yusuf Arima Tea S/o Sunardi گواہ شد نمبر2۔ Maman Karnanl S/o Ahmad Satibi

مسل نمبر124126 میں Ira Rahayu

زوجہ Andhika Nurgaha Innaya قوم.... پیشہ استاد عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kebayoran ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر بذریعہ زیور 20 گرام 70 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 کروڑ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Wages مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Ira Rahayu گواہ شد نمبر1۔ Maman Karnani S/o Ahmad Satlbi گواہ شد نمبر2۔ Mahmud Ahmad S/o Soemapraja

مسل نمبر124127 میں Jami Ratal

زوجہ Ratal قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت 1960ء ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر ادئیگی 4 لاکھ انڈونیشین روپے (2) زمین 210Sqm۔15 لاکھ انڈونیشین روپے (3) چاول کی فصل 700Sqm۔ 20 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 4 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Jami Ratal گواہ شد نمبر1۔ Abd Aziz S/o Sarpan گواہ شد نمبر2۔ Sukri Ahmad S/o Suparta

مسل نمبر124128 میں Pupu Abdul Gofur

ولد Enop Abdul Manan قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kebayoran ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 64Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 60 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Pupu Abdul Gofur گواہ شد نمبر1۔ Manan Karnan S/o Ahmad Satidi گواہ شد نمبر2۔ Muhmud Ahmad S/o Soemapraja

مسل نمبر124129 میں Jambari

ولد Sumoarjo قوم.... پیشہ کسان عمر 61 سال بیعت 1989ء ساکن Solok Selatan ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6/ اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) چاول کی فصل 800 Sqm (2) چاول کی فصل 800 Sqm (3) چاول کی فصل 1200 Sqm (4) زرعی زمین 600Sqm-15 لاکھ انڈونیشین روپے (5) زرعی زمین 600Sqm- 15 لاکھ انڈونیشین روپے (6) زرعی زمین 1200Sqm (7) زرعی زمین 1200Sqm۔اس وقت مجھے مبلغ 10 لاکھ انڈونیشین روپے بصورت At Season مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Jambari گواہ شد نمبر1۔ M. Subagio S/o Jambari گواہ شد نمبر2۔ Muzafar Ahmad Saml,Un S/o Jambari

مسل نمبر124130 میں Abdul Atip Gunawan

ولد Asep Samsu Hidayat قوم .... پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Neglasari ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Atip Gunawan گواہ شد نمبر1۔ Asep Samsu Hidayat S/o Sapri گواہ شد نمبر2۔ A.Surahmat S/o Suhanda

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

تاریخ عالم 20 ستمبر

☆1897ء: حضرت اقدس مسیح موعودکی طرف سے مقدمہ مارٹن کلارک کے فیصلہ کے بعد 16 صفحات کا اشتہار شائع ہوا۔

☆1898ء: حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیفات کے متعلق دفتر ضیاء الاسلام پریس قادیان کی طرف سے 700 کی تعداد میں اشتہار شائع ہوا کہ جس کتاب پر حضرت اقدس مسیح موعود کے دستخط اور مہر نہیں ہوگی وہ کتاب مسروقہ سمجھی جائے گی۔

☆1981ء: جنوبی امریکہ کے ملک بیلیز کو آزادی ملی۔

☆1850ء: واشنگٹن ڈی سی میں غلاموں کی خرید وفروخت پر پابندی عائد کی گئی۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

☆......☆......☆

پُرفضا مقامات پر وقت گزارنا صحت کیلئے مفید

آسٹریلوی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ہفتے میں 30 منٹ کا وقت کسی پُرفضا مقام پر گزارا جائے تو اس سے نہ صرف ذہنی تناؤ کم ہوتا ہے بلکہ دل کے عارضے کا خطرہ بھی ٹل سکتا ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ کسی پارک یا پرفضا مقام پر جانے، ہائیکنگ کرنے اور کسی پارک میں گزارا گیا ایک گھنٹہ بھی ہائی بلڈ پریشر کو روکتا ہے اور ڈپریشن کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے اور اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ کوئی سرسبز وشاداب مقام ہو۔

کوئنز لینڈ یونیورسٹی کے ماہرین ماحولیات کے مطابق اس سے ڈپریشن کے واقعات میں 7 فیصد اور ہائی بلڈ پریشر میں 9 فیصد کمی واقع ہوسکتی ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اگر ہفتے میں کسی سبزے والی جگہ پر 90 منٹ واک کی جائے تو اس سے دماغی سوچوں میں مثبت تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ جس سے منفی خیالات اور ذہنی تناؤ کم ہوتا ہے۔

(اخبار اعظم یکم جولائی 2016ء)

☆......☆......☆

ضرورت اساتذہ

☆ انگلش، میتھ کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے

☆ خواہش مند خواتین مکمل کوائف اور صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست جمع کروائیں۔

مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6212034-6214434

ربوہ آئی کلینک

اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5:30 بجے تک

چھٹی بروز جمعۃ المبارک

برائے رابطہ: 047-6211707,6214414
موبائل: 0301-7972878

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 20 ستمبر

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	6:11
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	39 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

20 ستمبر 2016ء

7:55 am	خطبہ جمعہ 22۔اکتوبر 2010ء
9:55 am	لقاء العرب
12:00 pm	بستان وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2016ء (سندھی ترجمہ)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

ملٹی لنکس انٹرنیشنل
کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ FedEx اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فلیٹ برائے مستقل کرایہ
تین بیڈ رومز، ڈرائنگ ڈائننگ پر مشتمل فلیٹ نزد بیت الکرامہ تھرڈ فلور پر کرایہ کیلئے میسر ہے۔
کرایہ -/12000 روپے ایڈوانس چھ ماہ
برائے رابطہ: ناصر خلیل دارالصدر جنوبی ربوہ
موبائل: 00479300469
0300-7705302

ثروت ہوزری سٹور
لوکل وامپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراؤزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489,03007988298

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
EC Education Concern
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

SERVICE LIKE NEVER BEFORE
HOOVERS WORLD WIDE EXPRESS
کوریئر اینڈ کارگو سروس
لاہور کے بعد اب راولپنڈی، اسلام آباد اور مضافات میں بھی سروس کا آغاز
UK، جرمنی، یورپ، امریکہ، کینیڈا اور پوری دنیا میں کہیں بھی سامان وکاغذات بھجوانے کے لئے رابطہ کریں۔ آپ کی ایک فون کال پر پک کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
جلسہ اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکیجز
بلال احمد انصاری
0423-7428400,051-4341232
0321-4866677,0333-6708024
(ان نمبرز کے علاوہ کسی نمبر پر رابطہ کیا گیا تو کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی)
لاہور آفس ایڈریس:۔ دکان نمبر 25-24,PMA ٹریڈ سنٹر بالمقابل کیمپ جیل فیروزپور روڈ لاہور
راولپنڈی واسلام آباد آفس ایڈریس:۔ دکان نمبر B3۔ پیرس پلازہ مین ڈبل روڈ سیکٹر II خیابان سرسید نزد گرلز کالج راولپنڈی

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

FR-10